"اور دیکھو گے تم مجرموں کو اس دن کہ جکڑے ہوئے ہیں وہ زنجیروں میں" (ابراہیم:49)

مجرمِ اسلام

جھوٹے مدعی نبوت مسلیمہ پنجاب آنجہانی مرزا قادیانی کے راسپوٹینی کردار و اطوار، رذیل حالات و واقعات اور عزازیلی عقائد و نظریات پر مبنی مستند دستاویز جس کا مطالعہ چشم کشا ہے اور ہوش ربا بھی، کہ کس طرح ایک عیار، مکار اور فتنہ پرور شخص نے مسیحیت کا ڈھونگ رچا کر لاکھوں سادہ لوح مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کر دیا۔

محمد متین خالد

"اور دیکھو گے تم مجرموں کو اس دن کہ جکڑے ہوئے ہیں وہ زنجیروں میں" (ابراہیم: 49)

مجرمِ اسلام

جھوٹے مدعی نبوت مسلیمہ پنجاب آنجہانی مرزا قادیانی کے راسپوٹینی کردار و اطوار، رذیل حالات و واقعات اور عزازیلی عقائد و نظریات پر مبنی مستند دستاویز جس کا مطالعہ چشم کشا ہے اور ہوش ربا بھی، کہ کس طرح ایک عیار، مکار اور فتنہ پرور شخص نے مسیحیت کا ڈھونگ رچا کر لاکھوں سادہ لوح مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کر دیا۔

محمد متین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ریلوے روڈ نزد تحصیل موڑ ننکانہ صاحب
☏:0333-6627272, 0300 4839384

حق کے متلاشی قادیانیوں کی توجہ کے لیے!

قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

- ''ہر ایک محقق اور حق گو کا یہ فرض ہوتا ہے کہ سچی بات کو پورے پورے طور پر مخاطب گم گشتہ کے کانوں تک پہنچا دے''۔

(ازالہ اوہام صفحہ نمبر 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 112 از مرزا قادیانی)

- ''یہودی لوگ جو مورد لعنت ہو کر بندر اور سور ہو گئے تھے۔ ان کی نسبت بھی تو بعض تفسیروں میں یہی لکھا ہے کہ بظاہر وہ انسان ہی تھے لیکن ان کی باطنی حالت بندروں اور سوروں کی طرح ہو گئی تھی اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بکلی اُن سے سلب ہو گئی تھی اور مسخ شدہ لوگوں کی یہی تو علامت ہے کہ اگر حق کھل بھی جائے تو اس کو قبول نہیں کر سکتے''۔

(مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص 397 از مرزا غلام احمد قادیانی)

- ''ہماری جماعت کو چاہیے کہ ہمیشہ خیال رکھے کہ بعض امور تو سمجھ میں آ سکتے ہیں اور بعض نہیں آ سکتے، تو جو سمجھ میں نہ آیا کریں، ان کو پس پشت نہ کیا جاوے اور دریافت کر لینے چاہئیں۔ نیکی اسی کا نام ہے ورنہ حبط اعمال ہو جاتا ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم، صفحہ 611 طبع جدید از مرزا قادیانی)

یقین کرو تم اب تک منافق دلوں میں رہ رہے ہو
واپس آ جاؤ ہمارے گھر کی آب و ہوا مختلف ہے

توجہ فرمائیں

قادیانی جماعت نے اپنی کتب کے کئی کئی ایڈیشن شائع کیے ہیں، جس سے حوالہ جات کے صفحات تبدیل ہو گئے ہیں۔ بہر حال اس کتابچہ میں موجود کسی بھی حوالہ کی تصدیق کے لیے آپ براہ راست خط لکھ کر اس کا اصل عکس منگوا سکتے ہیں۔

جھوٹی نبوت کا دعویدار آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی پنجاب میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ قصبے ''قادیان'' میں پیدا ہوا۔ یہ قصبہ امرتسر سے شمال مشرق کی طرف ریلوے لائن پر ایک قدیم شہر بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش کا تذکرہ کئی قادیانی کتابوں سے ملتا ہے، لیکن اس کی تاریخ پیدائش کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی اپنی پیدائش کے بارے میں لکھتا ہے کہ وہ 1839ء یا 1840ء میں پیدا ہوا۔ (کتاب البریہ (حاشیہ) ص 159، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 177، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی) جبکہ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد، جو اس کا سوانح نگار اور ''سیرت المہدی'' کا مصنف ہے، کے پہلے نظریے کے مطابق سال ولادت 1836ء یا 1837ء ہوسکتا ہے۔'' (سیرت المہدی، جلد 2، صفحہ 150) پھر لکھتا ہے: ''پس 13 فروری 1835ء بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔'' (سیرت المہدی جلد 3، صفحہ 76) پھر لکھتا ہے: ''ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت 1831ء ہوسکتا ہے۔'' (سیرت المہدی جلد 3 ص 74) ''معراج دین نے تاریخ ولادت 17 فروری 1832ء مقرر کی ہے۔'' (سیرت المہدی جلد 3 ص 302) ''جبکہ دیگر قادیانی مصنفین 1833ء یا 1834ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں۔'' (سیرت المہدی جلد 3 ص 194 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا قادیانی اپنی پیدائش کے متعلق لکھتا ہے:

- ''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔''

(تریاق القلوب ص 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 ص 479 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے الفاظ پر غور فرمائیں: ''پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد میں اس کے میں نکلا تھا۔'' کتنے بازاری اور گھٹیا الفاظ ہیں۔ جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ یہ ہے کہ میں سلطان القلم بنایا گیا ہوں۔ قادیانی آرگن روزنامہ الفضل لکھتا ہے:

- ''مرزا بشیر الدین محمود نے 10، جولائی 1931ء کو جماعت کے مصنفوں، اخبار

نویسوں اور مضمون نگاروں کو یہ اہم تحریک فرمائی کہ وہ حضرت مسیح موعود کی طرزِ تحریر اپنائیں تا ہمارے جماعتی لٹریچر ہی میں اس کا نقش قائم نہ ہو بلکہ دنیا کے ادب کا رنگ ہی اس میں ڈھل جائے۔...... اسی طرح حضرت مسیح موعود کا طرزِ تحریر بھی بالکل جداگانہ ہے، اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جا رہی ہیں اور یہ انتہا درجہ کی ناشکری اور بے قدری ہوگی، اگر ہم اس عظیم الشان طرزِ تحریر کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے طرزِ تحریر کو اس کے مطابق نہ بنائیں۔'' (قادیانی روزنامہ الفضل چناب نگر، 8 ستمبر 2007ء)

مثل مشہور ہے کہ ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات''۔ اس کے مصداق مرزا قادیانی بچپن ہی سے ایک آوارہ مزاج، کھلنڈرہ، رنگین مزاج اور مذہب بیزار نوجوان تھا۔ اس کا بچپن بے شمار آلودگیوں سے لتھڑا پڑا تھا۔ شرارت، فساد، جھوٹ، گالی اور آوازے کسنا اس کے مشغلے تھے۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کے مطابق بچپن میں اسے سُندھی کہا جاتا۔ وہ چڑیاں پکڑتا اور پھر بڑی بے رحمی سے سرکنڈے کے ساتھ ان کے گلے کاٹتا (یعنی جس طرح سکھ مذہب کے لوگ جانوروں کا جھٹکا کرتے ہیں) اور پھر ان کا گوشت پکا کر بڑے شوق سے کھاتا۔ اکثر بغیر پوچھے اپنے دادا کی پنشن (جو اس دور میں سات سو روپے تھی) چوری چھپے وصول کر کے رقم عیاشی میں ضائع کر دیتا۔ وہ بٹیر بازی اور مرغ بازی کا دلدادہ تھا۔ اسی طرح وہ چشم نیم باز اپنے گھر کی چھت اور کھڑکیوں کی اوٹ سے دوسرے گھروں میں جھانکتا، اس پر کئی دفعہ جھگڑا بھی ہوا۔ ایسے ہی شوق میں وہ ایک دن اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گرا اور دایاں بازو ٹوٹ گیا اور یہ ہاتھ آخر عمر تک ٹھیک نہ ہوا۔ اس کے بیٹے بشیر احمد ایم اے کی ایک روایت کے مطابق اس ہاتھ سے کھانے کا لقمہ تو منہ تک لے جا سکتا تھا مگر پانی کا گلاس یا چائے وغیرہ کا کپ منہ تک نہ اٹھا سکتا تھا۔ وہ گھر سے چینی چوری کر کے باہر دوستوں میں لے جاتا اور خود بھی کھاتا اور انہیں بھی کھلاتا۔ ایک دفعہ چوری چھپے ایک برتن میں سے سفید چینی سمجھ کر اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی، اس کا دم رک گیا، بعد میں پتہ چلا کہ جسے اس نے چینی سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا، وہ چینی نہ تھی بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ وہ قادیان کے کچے اور گندے تالابوں میں تیرا کی کرتا۔ رات کو غرارہ پہن کر سوتا، گندے خواب دیکھتا، جس میں برہنہ جوان عورتوں سے بغل گیر ہوتا اور نتیجتاً احتلام کا شکار ہو جاتا۔ وہ اکثر و بیشتر جھوٹے موٹھے منتر

پڑھتا اور لوگوں کو پھونکیں مارتا جس سے لوگوں کو نفسیاتی طور پر مرعوب کرتا۔ رات کو ہاتھوں میں جگنو پکڑ کر اس کی روشنی سے لوگوں کو بے وقوف بناتا۔ ایک دفعہ ملازمت کے لیے مختاری کا امتحان دیا لیکن فیل ہو گیا۔ ساری زندگی نہ حج کیا نہ عمرہ کیا، نہ اعتکاف کیا، نہ زکوٰۃ دی۔ (سیرت المہدی جلد سوم ص 119 از مرزا بشیر احمد) اس قدر مخبوط الحواس تھا کہ اکثر اپنی جیب میں مٹی کے ڈھیلے (وٹوانی کے لیے) رکھتا اور ساتھ ہی گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیتا۔ وٹوانی کے لیے گڑ اور کھانے کے لیے مٹی کے ڈھیلے استعمال کرتا۔ سکون حاصل کرنے کے لیے کئی کئی گھنٹے لیٹرین میں بیٹھا رہتا۔ قمیض کے بٹن اُلٹے کاج میں لگا لیتا۔ جوتے کا دایاں پاؤں بائیں میں اور بایاں پاؤں دائیں میں ڈال لیتا۔ ازار بند کے ساتھ چابیوں کا گچھا باندھتا اور چلنے پر اس کی آواز آتی۔

مرزا قادیانی کی بدعملی اور آوارہ مزاجی کے نتیجہ میں اس کی شادی تقریباً 1850ء میں کر دی گئی۔ مرزا قادیانی کا نکاح اس کے سگے ماموں مرزا جمعیت بیگ کی بیٹی حرمت بی بی سے ہوا، جس سے دو بیٹے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے۔ یہ شادی بڑے دھوم دھڑکے اور پورے لوازمات کے ساتھ ہوئی۔ مرزا قادیانی کا والد اور بھائی اس سے بے حد متنفر تھے کیونکہ وہ کوئی کام نہ کرتا تھا۔ وہ اس کے مستقبل کے بارے میں بھی پریشان رہتے۔ خود مرزا قادیانی کا اعتراف ہے کہ میرا والد اکثر اوقات افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہتا کہ ''میرا ایک بچہ تو لائق ہے مگر دوسرا نالائق ہے۔ کوئی کام نہ اسے آتا ہے اور نہ وہ کرتا ہے، مجھے فکر ہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ کھائے گا کہاں سے۔'' (تاریخ احمدیت از دوست محمد شاہد ج 1 ص 71)

1857ء میں جنگ آزادی شروع ہوئی تو مرزا قادیانی کی قسمت بدل گئی۔ انگریز حکومت کو مسلمانوں کے خلاف مخبر اور غدار درکار تھے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی نے انہیں اپنی خدمات پیش کیں، اپنے خاندان کی پرانی خدمات کے نتیجے میں وہ انگریز حکومت کی سرپرستی میں آ گیا۔ انگریزوں نے اس پر اپنی نوازشات کی بارش کر دی۔ اسی دوران مرزا قادیانی نے انگریز کی حمایت میں کتابیں لکھنی شروع کیں۔ خود مرزا قادیانی کا اقبالی بیان ہے کہ اس نے 17 برس تک سرکار انگریز کی اطاعت اور ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں مؤثر تقریریں کیں۔ اس جنگ میں مرزا قادیانی کے والد نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریز کو مدد دی۔ پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ جنگ کے وقت سرکار انگریز کی امداد میں دیئے۔ مرزا قادیانی کا بیان ہے ''میں نے اپنی عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی

کی تائید اور حمایت میں گزارا اور ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔'' (تریاق القلوب ص27,28 از مرزا قادیانی) پھر مرزا قادیانی نے فتویٰ دیا ''انگریز گورنمنٹ سے جہاد کرنا نہایت حماقت ہے کیونکہ انگریز ہمارا محسن ہے اور محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔'' (شہادت القران ص84 از مرزا قادیانی) پھر کہا ''اسلام کے دو حصے ہیں۔ایک خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنا اور دوسرے حکومت برطانیہ کی اطاعت۔'' (شہادت القرآن ص84 از مرزا قادیانی) اپنے ایک اشتہار میں مرزا قادیانی نے خود اعتراف کیا ہے کہ وہ برطانوی سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے۔ (اشتہار، بحضور نواب لیفٹینینٹ گورنر بہادر دام اقبالہ نمبر 187 بتاریخ 24 فروری 1898ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 198 طبع جدید، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی 100 کے قریب کتب ہیں۔جس میں اس نے اپنی ذات اور اپنے آباؤ اجداد کی تعریف میں کم و بیش نصف سے زیادہ صفحات سیاہ کر دیے ہیں اور بقیہ حصہ میں گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بازاری جملے، توہین انبیائے کرام، دجال کے من گھڑت قصے، بزرگانِ دین کے اقوال میں تحریف، مخالفین کو گالیاں، غیر مذاہب پر اوباشانہ حملے اور اپنی نام نہاد وحی و الہامات پر خرچ کیے۔مرزا قادیانی کی ان تمام تصانیف کے لیے ایک عام الماری کا 1/4 حصہ کافی ہے۔مگر ''مسیلمہ پنجاب'' کا دعویٰ ہے کہ اس نے انگریز کی اطاعت اور ممانعت جہاد کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اس سے 50 الماریاں بھر سکتی ہیں۔ ہمارا دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ وہ ہمیں مرزا قادیانی کی پچاس الماریوں پر مشتمل کتابوں کی فہرست فراہم کریں، ہم انہیں منہ بولا انعام دیں گے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی قادیانی ہمارا یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنا کسی قادیانی کے بس میں نہیں۔قادیانیوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے!

مرزا قادیانی کی ان خدمات کے نتیجہ میں انگریز حکومت نے مرزا قادیانی اور ان کے خاندان پر اپنی نوازشات اور مراعات کی انتہا کر دی۔ مرزا قادیانی کے دن پھر گئے۔ دولت اور وسائل کی ریل پیل ہوگئی۔ بعد ازاں اپنی عیاشیوں کے نتیجہ میں اس نے اپنی بیوی حرمت بی بی سے قطع تعلق کر لیا اور اسے میکے بٹھا دیا۔مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

❑ ’’بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر ’’پھجے دی ماں‘‘ کہا کرتے تھے، بے تعلقی سی تھی۔ اس لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس سے مباشرت ترک کر دی تھی۔‘‘ (سیرت المہدی جلد اوّل ص 33 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

قادیانی ذہنیت کی پستی ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا بشیر احمد ایم اے جو مرزا قادیانی کی دوسری بیوی نصرت جہاں بیگم کی اولاد میں سے ہے، جب اپنی والدہ کا ذکر کرتا ہے تو اسے ’’ام المومنین‘‘ کے لقب سے یاد کرتا ہے اور جب مرزا قادیانی کی پہلی بیوی (اپنی سوتیلی والدہ) کا ذکر کرتا ہے تو اسے ’’پھجے کی ماں‘‘ کہتا ہے۔ پھجا سے مراد مرزا فضل احمد ہے جس نے مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مزید برآں یہ کس قدر بے غیرتی اور بے حمیتی کی بات ہے کہ مرزا بشیر احمد بقلم خود بیان کر رہا ہے کہ میرے والد نے اپنی پہلی بیوی سے مباشرت ترک کر دی تھی۔ ظاہر ہے مرزا بشیر احمد کو یہ بات مرزا قادیانی نے بتائی یا اس کی والدہ نصرت بائی نے۔ ان ہر دو صورتوں میں ان کی خباثت پوری طرح کھل کر سامنے آ گئی ہے۔

مرزا قادیانی کی دوسری شادی دہلی کے ایک آزاد خیال گھرانے میں 17 نومبر 1884ء کو نصرت جہاں بیگم نامی ایک خاتون کے ساتھ ہوئی۔ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر 45 سال اور نصرت جہاں بیگم کی عمر صرف 16 سال تھی۔ مرزا قادیانی کے بعض قدیم اور مخلص دوستوں نے بھی اس کی صحت اور بیماری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس شادی پر اظہارِ افسوس کیا اور خدشہ ظاہر کیا کہ کہیں حقوق زوجیت پورے نہ ہونے پر کوئی ابتلاء نہ پیش آ جائے۔ آخرکار وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ شادی تو ہو گئی مگر سبھی جانتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے لیے نہیں بنائے گئے تھے۔ آزادی ایسی چیز ہے جو عورت کو بدچلن، بدقماش اور بدکردار بنا دیتی ہے۔ بہت زیادہ آزاد رویہ بھی عورت کو بدکردار بنا دیتا ہے۔ وطن سے دور، محبت میں ناکامی، بوڑھا خاوند اور خاوند کا کئی کئی دن گھر سے باہر رہنا، یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو عورت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر عورت بے راہرو ہو جاتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ نصرت جہاں نے مرزا قادیانی کی کبھی بیعت نہیں کی جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ بیعت نہ کرنے والا منافق ہے۔

دوسری شادی سے پہلے مرزا قادیانی کے کئی عورتوں سے ناجائز تعلقات تھے جن میں بھانو، مائی تابی، مائی کاکو، رسول بی بی، مائی فجو، اہلیہ بابو شاہ دین وغیرہ خاص طور پر شامل

ہیں۔مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب سیرت المہدی حصہ سوم طبع جدید کے صفحہ 722 پر بھانو کے حوالے سے جو زبان زد عام روایت (نمبر 780) بیان کی ہے، وہ نہایت شرمناک بھی ہے اور واہیات بھی۔ان غلط کاریوں کی وجہ سے اس کی صحت جواب دے گئی۔خود مرزا قادیانی نے حکیم نورالدین کے نام ایک خط میں اعتراف کیا ہے:

❏ ”ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا۔اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور دردسر مع دورانِ سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔اس لیے میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔“

(تریاق القلوب صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 203،204 از مرزا قادیانی)

پھر ایک اور خط میں مرزا قادیانی نے حکیم نورالدین کو لکھا کہ وہ اس نازک مرحلہ میں اس کی مدد کرے۔قوت باہ بڑھانے، منی کو غلیظ کرنے اور مباشرت کا وقت بڑھانے کی دوا تیار کر کے فوری بھجوائے تاکہ مزید شرمندگی سے بچا جاسکے۔ چنانچہ حکیم نورالدین نے کئی ایک ممسک ادویہ بھجوائیں۔ان ادویہ میں مشک عنبر، مروارید، سنکھیا، کشتہ اور افیون بھی شامل تھی۔مرزا قادیانی کو ان ادویہ کے استعمال سے کچھ افاقہ ہوا مگر وہ مستقل طور پر مردانہ طاقت سے محروم ہو چکا تھا۔ بعد ازاں اس نے جنسی تحریک کے لیے افیون اور شراب ٹانک وائن کا استعمال شروع کر دیا۔اس کے استعمال پر بھی اسے ناکامی ہوئی۔اس سلسلہ میں اس نے اپنے مرید حکیم محمد حسین کو ایک خط لکھا:

❏ محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب السلام علیکم۔

”اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیے۔اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام (مرزا غلام احمد) (خطوط امام بنام غلام، ص5، مجموعہ مکتوبات، مرزا غلام احمد قادیانی، بنام حکیم محمد حسین قریشی قادیانی، مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں حسب ارشاد پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ملا: ”ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے

سر بند بوتلوں میں آتی ہے۔اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔" (21 ستمبر 1933ء)
(''سودائے مرزا ص 39 حاشیہ طبع دوم مصنفہ حکیم محمد علی صاحب پرنسپل طبیہ کالج امرتسر)
اب ٹانک وائن کے بارے میں قادیانی فتویٰ ملاحظہ کریں:

❑ ''پس ان حالات میں اگر حضرت مسیح موعود برانڈی اور رم کا استعمال بھی اپنے مریضوں سے کرواتے یا خود بھی مرض کی حالت میں کر لیتے تو وہ خلاف شریعت نہ تھا۔ چہ جائیکہ ٹانک وائن جو ایک دوا ہے۔ اگر اپنے خاندان کے کسی ممبر یا دوست کے لیے جو کسی لمبے مرض سے اٹھا ہو اور کمزور ہو یا بالفرض محال خود اپنے لیے بھی منگوائی ہو اور استعمال بھی کی ہو تو اس میں کیا حرج ہو گیا۔ آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے، نبض ڈوب جاتی تھی۔ میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے۔ نبض کا پتہ نہیں ملتا تھا تو اطبا یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے ٹانک وائن کا استعمال اندریں حالات کیا ہو تو عین مطابق شریعت ہے۔ آپ تمام تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے رہتے تھے۔ راتوں کو عبادت کرتے تھے۔ بڑھاپا بھی پڑتا تھا تو اندریں حالات اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لی ہو تو کیا قباحت لازم آ گئی۔" (از ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی، فریق لاہوری، مندرجہ اخبار ''پیغام صلح'' ج 23، نمبر 15، مورخہ 4 مارچ 1935ء، وجلد 23، نمبر 65، مورخہ 11 اکتوبر 1935ء)

❑ مرزا قادیانی کا خادم حامد علی قادیانی بیان کرتا ہے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی (محمود کی اماں سے) کی تو ایک عمر تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ (مرزا) نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا۔ اس پر وہ الہامی نسخہ جو ''زد جام عشق'' کے نام سے مشہور ہے، بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا...... الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سنی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نسخہ الہام ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضور (مرزا) کو بتایا۔ اور پھر الہام میں اسے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ نسخہ 'زد جام عشق' یہ ہے جس میں ہر حرف دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے۔ زعفران، دار چینی، جائفل، افیون، مشک، عقر قرحا، شنگرف، قرنفل یعنی لونگ ان سب کو ہم وزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفار میں چرب رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں"۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، طبع چہارم ص 646, سیرت المہدی ج سوم طبع جدید ص 548)

مرزا قادیانی نے حکیم نورالدین کے نام اپنے خطوط میں لکھا:

❑ مخدومی مکرمی اخویم مولوی (نورالدین) صاحب

''السلام علیکم...... وہ دوا جس میں مروارید داخل ہیں، جو کسی قدر آپ لے گئے تھے، اس کے استعمال سے بفضلہٖ تعالیٰ مجھ کو بہت فائدہ ہوا۔ قوت باہ کو ایک عجیب فائدہ یہ دوا پہنچاتی ہے۔ مجھ کو تو یہ بہت ہی موافق آ گئی۔ خاکسار غلام احمد 30 دسمبر 1886ء

(''مکتوبات احمد'' جلد دوم، نمبر 9، ص 19، مولفہ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

❑ مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب

''السلام علیکم۔ عنایت نامہ پہنچا۔ مجھے یہ دوا بہت ہی فائدہ مند معلوم ہوئی ہے کہ چند امراض کاہلی وسستی ورطوبات معدہ اس سے دور ہو گئے ہیں۔ ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوظ بکلی جاتا رہتا تھا۔ شاید قلت حرارت غریزی اس کا موجب تھی۔ وہ عارضہ بالکل جاتا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوا حرارت غریزی کو بھی مفید ہے اور منی کو بھی غلیظ کرتی ہے۔ غرض میں نے تو اس میں آثار نمایاں پائے ہیں۔ چونکہ دوا ختم ہو چکی ہے اور میں نے زیادہ زیادہ کھالی ہے اس لیے ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو دوبارہ تیار کی جائے۔'' خاکسار غلام احمد از قادیان، 19 جنوری 1887ء

(''مکتوبات احمد'' جلد دوم، نمبر 10، ص 20، مولفہ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

افیون کے حوالے سے مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

❑ ''مجھے اس وقت اپنا سرگزشت قصہ یاد آتا ہے اور وہ یہ کہ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے۔ کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی''۔

(نسیم دعوت مصنفہ مرزا قادیانی، ص 67 ''روحانی خزائن ج 19 ص 434، 435)

افیون کے بارے میں مرزا بشیر الدین محمود کا کہنا ہے:

❑ ''افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا

قادیانی) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک وہ نصف طب ہے۔ پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دوا نہ کہ بطور نشہ کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک شخص نے علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ضرور کسی نہ کسی وقت افیون کا استعمال کیا ہوگا......حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نورالدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے"۔ (مضمون مرزا محمود احمد، خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار "الفضل" جلد 17، نمبر 6، ص 2، مورخہ 19 جولائی 1929ء)

قادیانی لاہوری جماعت کے ایک ذمہ دار شخص نے قادیانی خلیفہ مرزا محمود پر رنگ رلیوں کے سنگین الزامات لگائے اور اس سلسلہ میں ایک اہم خط لکھا۔ لاہوری جماعت کے لوگ مرزا محمود کے تو خلاف ہیں لیکن مرزا قادیانی کو مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ ایسے ہی ایک عقیدت مند نے اپنے خط میں لکھا کہ مرزا قادیانی اور اس کا بیٹا مرزا محمود قادیانی خلیفہ دونوں زنا کرتے تھے۔ مرزا محمود نے قادیان میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس خط کو پڑھ کر سنایا اور بعد ازاں یہ خط قادیانی اخبار روزنامہ الفضل میں شائع بھی ہوا۔ ملاحظہ فرمائیں:

❑ "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے۔ اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر انھوں نے کبھی کبھی زنا کر لیا تو اس میں حرج کیا ہوا۔ پھر لکھا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 31 اگست 1938ء)

مرزا قادیانی کی آوارہ گردی اور عیاشیوں کے بارے میں مرزا بشیر احمد کا کہنا ہے:

❑ "بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے، باہر لے گیا اور اِدھر اُدھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے (بے

شرمی کا کام نہ کرتے!) اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں، اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر (منشی) ملازم ہو گئے۔"

(سیرت المہدی، جلد اوّل صفحہ 43،44 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ مرزا قادیانی کا چچازاد بھائی امام الدین نہ صرف بے دین اور دہریہ طبع بلکہ بھنگی چرسی تھا۔ مرزا قادیانی اِدھر اُدھر اس کے ساتھ پھرتا رہا تو اس سفر کی روشنی میں مرزا قادیانی کا کردار بھی واضح ہو گیا ہے۔ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز...... کبوتر با کبوتر باز با باز

اس وقت مرزا قادیانی کی عمر 24،25 سال تھی۔ پنشن کی رقم معمولی رقم نہ تھی بلکہ 700 روپے تھی۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 131) ان دنوں ایک آنہ کا ایک کلو گوشت ملتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 182) سات سو روپے پنشن آج کل کی خطیر رقم بنتی ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر اور پنشن کی رقم ذہن میں رکھ کر بتائیں: اتنی خطیر رقم کہاں خرچ ہوئی؟ اِدھر اُدھر پھرانے کا کیا مطلب ہے؟ مرزا قادیانی نے کون سا بے شرمی کا کام کیا تھا کہ شرمندگی کا مارا گھر واپس نہ آیا؟ کیا اتنی بھاری رقم صرف کھانے پینے میں صرف ہو سکتی ہے؟

آنجہانی مرزا قادیانی کا خاص مرید مفتی محمد صادق اپنی کتاب "ذکر حبیب" میں لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی تھیٹر (سینما) دیکھنے جایا کرتا تھا۔ (ذکر حبیب صفحہ 18 از مفتی محمد صادق قادیانی)

تھیٹر کے بارے میں قادیانی اخبار لکھتا ہے:

"تھیٹروں میں تماشا کرنے والی عورتیں اس حد تک کپڑے اتار دیتی ہیں کہ ان کے بالکل برہنہ ہونے میں صرف انیس بیس کا فرق رہ جاتا ہے"۔

(الحکم قادیان 31 مئی 1901ء ص16 کالم 2)

تھیٹر اور سینما گھر ایک ہی برائی کے دو نام ہیں۔ سینما گھر میں پہلے سے تیار شدہ فلم دکھائی جاتی ہے جبکہ تھیٹر میں مختلف کردار سٹیج پر براہ راست اپنی پرفارمنس ادا کرتے ہیں۔ تھیٹر میں جو خرافات، فحاشی، لچرپن، بے ہودہ باتیں اور ناچ وغیرہ ہوتا ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ قدرت کی طرف سے ساری دنیا کو حکم ہے کہ وہ برائی کے پاس نہ جائے جبکہ برائی کو یہ حکم ہے کہ وہ نبی یا رسول کے پاس نہ جائے کیونکہ وہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا یہ اعتراف کہ ایک دفعہ وہ بھی تھیٹر دیکھنے گیا تھا، ان لوگوں کے منہ پر طمانچہ اور لمحہ فکریہ ہے جو اسے نبی، رسول، مسیح موعود، مہدی یا مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔ قادیانی بتائیں کہ نبوت و رسالت کے دعویدار

مرزا قادیانی کا تھیٹر دیکھنا ایک قبیح حرکت ہے یا نہیں؟

وکان امرا من جند ابلیس فارتقی

به الحال حتی صار ابلیس من جنده

ترجمہ: ''وہ ابلیس کے لشکر کا ایک آدمی تھا پھر اس کی ترقی ہوگئی یہاں تک کہ ابلیس بھی اس کا ایک لشکری بن گیا۔''

قادیانی جماعت کا بانی آنجہانی مرزا قادیانی جس طرح ظاہری طور پر بدصورت تھا، اسی طرح باطنی طور پر بھی بدسیرت تھا۔ قادیانی امت اسے ''سلطان القلم'' کہتی ہے۔ اس 'کھوچل مسیح' کی تحریرات کو ملاحظہ کیا جائے تو جا بجا بدکلامی و بدگوئی کی نجاست و غلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔ غلاظت کے ڈھیر میں نمونہ کے طور پر ''سلطان القلم'' کی تحریروں میں سے صرف ایک اقتباس کا حوالہ نقل کیا جا رہا ہے، وگرنہ مرزا قادیانی کی ساری کتابیں ایسی ہی تحریروں سے بھری ہوئی ہیں۔ اس فحش، مخرب اخلاق، حیا سوز، گندی اور بازاری تحریر سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کسی شریف انسان کی تحریر نہیں ہوسکتی۔ ہے کوئی قادیانی جو اپنے ''نبی'' کی اس تحریر کو اپنی جوان بیٹیوں اور بہنوں کے سامنے بآواز بلند پڑھ سکے؟ دیکھیے کتاب آریہ دھرم صفحہ 31 تا 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 31 تا 34 از مرزا قادیانی

''سلطان القلم'' کہلوانے والے آنجہانی مرزا قادیانی کے سینہ بے گنجینہ اور زبان بے عنان سے ایسی ایسی فحش گالیاں نکلیں جنھیں سن کر بڑی سے بڑی بھٹیارن بھی پناہ مانگے۔ ان نہایت دل آزار گالیوں کی وجہ سے مرزا قادیانی کے عذاب میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ، حضور نبی کریم ﷺ، انبیائے کرام بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام، صحابہ کرامؓ اور دیگر مقدس شخصیات کی نسبت ایسے ایسے الفاظ تحریر کیے ہیں کہ جنھیں پڑھ کر ایک مسلمان کا دل زخم زخم اور جگر پاش پاش ہوتا ہے۔ کیا مسیح موعود کی تہذیب اور خواص ایسے ہی ہونے چاہئیں؟ مرزا قادیانی نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا، کیا نبی اور رسول اس طرح کے ہوتے ہیں کہ غصے میں آ کر لوگوں کو ماں بہن کی ننگی گالیاں دینی شروع کر دیں۔ آیئے! جھوٹے مسیح موعود کے ''ارشادات عالیہ'' ملاحظہ فرمائیں:۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

- ❑ ترجمہ ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس

کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 547،548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547،548 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے پہلے دونوں بیٹوں مرزا فضل احمد اور مرزا سلطان احمد نے ہمیشہ اپنے باپ کی مخالفت کی۔ وہ جانتے تھے کہ ان کا باپ جعلی نبوت کا دھندا کرتا ہے۔قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا یہ لڑکے بھی ذریة البغایه کے زمرے میں آتے ہیں؟

'محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ لگانے والی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کے بارے میں کہا:

''دشمن ہمارے بیانوں کے خنزیر ہوگئے۔اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔''

(نجم الہدیٰ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کچھ کہتا ہے جو اُسے اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے۔(حقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

جبکہ مرزا قادیانی کی کتابوں کے بارے میں مرزا بشیر الدین محمود کا کہنا ہے:

❑ ''حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا، اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔''

(ملائکۃ اللہ صفحہ نمبر 30 مندرجہ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 560 از مرزا بشیر الدین محمود)

مزید لکھتا ہے:

❑ ''حضرت مسیح موعود کی کتب میں وہ روشنی اور وہ معارف ہیں جو قرآن کریم میں مخفی طور پر بیان ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ان کی اپنی کتب میں تشریح فرمائی ہے حتیٰ کہ ایک ادنیٰ لیاقت کا آدمی بھی انہیں سمجھ سکتا ہے۔اس وجہ سے آپ کی کتب میں بھی وہ نور اور ہدایت ہے جو قرآن کریم میں ہے۔''

(تقریر دلپذیر صفحہ 25 مندرجہ انوار العلوم جلد 10 صفحہ 92،93 از مرزا بشیر الدین محمود)

مرزا قادیانی کی اپنے مریدوں کو نصیحت ہے کہ

❑ ''مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی)

فرمایا کرتے تھے کہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور فرماتے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا، اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔'' (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 78 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

مصلح اعظم بننے والے اور نبوت و رسالت کے دعوے کرنے والے مرزا قادیانی کے ''ظرف'' میں اخلاق حسنہ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا۔ بلکہ وہ سراسر اخلاقی کمزوریوں نکتہ چینیوں، بدگوئیوں بدکلامیوں سے لبریز تھا۔ اور یہاں تک اس نے اس فن دشنام دہی میں وہ ترقی کی تھی کہ اس کو دیکھ کر اور سن کر بداخلاقی و بدتمیزی بھی شرم و ندامت سے سرنگوں ہو جاتی ہے۔ اس لیے اگر مرزا قادیانی کو اس فن کا ''بے تاج بادشاہ'' کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں۔ نگاہ عبرت سے دیکھیے کہ خدا تعالیٰ کو یہ بھی پسند نہیں ہے کہ اس کے مقدس حبیب ﷺ کی بنوت کا روپ بدلنے والا دنیا میں مہذب و خلیق بن کر زندگی بسر کرے۔ بقول مرزا قادیانی: ''ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔'' (چشمہ معرفت صفحہ 1 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 9 از مرزا قادیانی)

فواحش سے لبریز تحریریں ہر معاشرے کے لیے زہر قاتل ہیں۔ اس سے نہ صرف معاشرے میں شرم و حیا ختم ہو جاتا بلکہ عفت و عصمت اپنی اصل قدر و قیمت بھی کھو بیٹھتی ہیں۔ انسانی جذبات و احساسات کو برانگیختہ کرنے والی، آنجہانی مرزا قادیانی کی کتابیں فحش لٹریچر کا نادر نمونہ ہیں۔ اس کی تحریروں میں بے شرمی و بے حیائی کی باتیں نمایاں ہوتی ہیں۔

مرزا قادیانی کی ادبی لیاقت بالکل زیرو تھی۔ شعر و نثر میں مخالفین کو موٹی موٹی گالیاں دینا اس کی ''سلطان القلمی'' کا شرمناک نمونہ ہے۔ مرزا قادیانی نے شاعری کا وہ ستیاناس کیا کہ علم عروض کے ماتھے پر یہ جناب کلنک کا ٹیکہ ہیں۔ یہ بات مسلمہ اصول میں شامل ہے کہ نبی شاعر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ''وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ (یٰسین: 69) (ترجمہ): اور نہیں سکھایا ہم نے اپنے نبی کو شعر اور نہ یہ ان کے شایانِ شان ہے۔ اور اسی طرح قرآن کے بارے میں فرمایا: ''وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ'' (الحاقہ: 41) ''اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔''

لیکن مرزا قادیانی نبوت کا دعویٰ کرنے کے باوجود شاعر تھا۔ اس کی شاعری ''فحش ادب'' کا ایک اہم تر نمونہ ہے۔ وہ اپنی ''ناموزوں'' شاعری میں عورت کو خواہ مخواہ برہنہ کر کے اپنی شاعری میں گھسیٹ لاتا ہے اور یہ سب کچھ اس کے خبث باطن کا کرشمہ ہے۔ مرزا قادیانی ایک آوارہ مزاج اور بدقماش شاعر تھا جو اپنی پوری رذالتوں کے ساتھ خیر کے نام پر شر پھیلاتا

رہا۔اس کی شاعری ہر قادیانی گھرانے میں موجود ہے جسے بڑی محبت اور شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ایسے ماحول میں پرورش پانے والے قادیانی لڑکے اور لڑکیاں پاکیزگی اور ناپاکی میں کیا فرق کر سکتے ہیں۔بصیرت سے محروم یہ نسل، جہالت کی تاریکی میں مخصوص ''قادیانی کارنامے'' انجام دے کر خوشی سے پھولے نہیں سماتی۔مرزا قادیانی اپنی قریبی رشتے دار کم عمر خاتون محمدی بیگم کے عشق میں بری طرح مبتلا ہوا تو اس کے فراق میں عشقیہ اشعار کہنے لگا۔ملاحظہ فرمائیں

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ اُلفت میں مزا ہوتا ہے

....

سبب کوئی خداوندا بنا دے
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 332،333 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

ہندوؤں کے خلاف نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے کہا:

''چھپکے چھپکے حرام کروانا
آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن
پاک دامن ابھی بچاری ہے

(آریہ دھرم صفحہ 75،76 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 75،76 از مرزا قادیانی)

❑ ''پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 106 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 114 از مرزا قادیانی)

پرمیشر ہندوؤں کے خدا کو کہتے ہیں۔مرزا قادیانی نے ہندوؤں کے خدا کو اپنی ناف سے دس انگل نیچے قرار دے کر انہیں بہت بڑی گالی دی۔اس کے ردعمل میں ہندوؤں نے نہ

صرف اپنے جلوسوں میں اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین کی بلکہ مسلمانوں کی دل آزاری پر مبنی ''ستیارتھ پرکاش'' نامی رسوائے زمانہ کتاب بھی لکھی جس کے پہلے ایڈیشن میں صرف 13 ابواب تھے جبکہ مرزا قادیانی کی طرف سے ہندوؤں کی مذہبی شخصیات کو گالیاں دینے کے بعد چودھویں باب کا اضافہ کیا گیا جس میں انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو ناقابل بیان گالیاں دیں۔ پھر ایک عرصہ بعد نہایت گستاخانہ کتاب ''..........'' بھی لکھی گئی جس سے برعظیم کے مسلمانوں میں کہرام برپا ہوگیا۔ اس کی تمام تر ذمہ داری مرزا قادیانی اور اس کی ذریت پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے ہندوؤں کو اشتعال دلایا۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جھوٹے خداؤں کو بھی گالی نہ دو مبادا یہ کہ وہ تمہارے سچے خدا کو گالی دیں۔

مرزا قادیانی نے اپنے بارے میں دعویٰ کیا:

- میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
  نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 133 از مرزا قادیانی)

اس شعر میں ''نسلیں ہیں میری بے شمار'' سے مراد، مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ میری اتنی نسلیں ہیں جنھیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ دعویٰ مرزا قادیانی کے علاوہ شاید کسی اور نے نہ کیا ہو۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ براہ کرم وہ مرزا قادیانی کی چند نسلیں ضرور بتا دیں۔

آنجہانی مرزا قادیانی کا اپنی ذات کے متعلق ایک شعر ہے۔

- ''کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
  ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار''

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 97، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 127، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ خاک کا کیڑا مکوڑا ہے۔ وہ کسی انسان کی اولاد نہیں بلکہ وہ آدمی کی باعث شرم اور نفرت والی جگہ ہے۔ انسان کی جائے نفرت دو تین قسم کی ہوتی ہیں، نجانے مرزا قادیانی کس کی طرف اشارہ کر رہا ہے؟؟؟ ہمیں تو اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ مولانا ظفر علی خانؒ کے نزدیک مرزا قادیانی کا سلطان القلم کہلانا اضحوکہ خطاب تھا۔ اس کے مجموعہ ''درثمین'' (مرزا قادیانی کی شاعری) کے متعلق اس دور کے زمیندار میں لکھا کہ شاعری نہیں قلم کی متلی ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ اس شعر میں مرزا قادیانی

نے اپنے عجز وانکسار کا اظہار کیا ہے۔ بھلا یہ کہاں کا عجز وانکسار ہے کہ ایک شخص اپنے انسان ہونے سے ہی انکار کر دے اور انسان کی قابل نفرت جگہ ہونے کا اقرار کرے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا وہ اپنے مکانوں، دکانوں اور عبادت گاہوں پر یہ شعر جلی حروف میں لکھوا سکتے ہیں تا کہ ان کا عجز وانکسار بلکہ ان کا باطنی تذلل دوسروں پر واضح ہو جائے؟

مرزا قادیانی کی شاعری کے متعلق قادیانی جماعت کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر کا کہنا ہے:

❑ ''ایک ایک شعر، ایک ایک مصرعہ، ایک ایک لفظ سچائی میں ڈوبا ہوا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا کلام ہی آپ کی سچائی کی دلیل ہے۔ کوئی سعید فطرت انسان اگر اس کلام کو سنے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کلام کے کہنے والے کے حق میں اس سچائی کی گواہی نہ دے۔ حیرت انگیز طور پر پاکیزہ جذبات عشق میں ڈوبا ہوا یہ کلام سن کر روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے...... حضرت مسیح موعود کا کلام یاد کریں اور درویشوں کی طرح گاتے ہوئے قریہ قریہ پھریں اور اس کلام کی منادی کریں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ آ گیا ہے جس کے آنے سے تمہاری نجات وابستہ ہے۔'' (روزنامہ الفضل 28 جون 1983ء)

مرزا قادیانی کی زندگی بھی ایک عجیب مسخرانہ اور مضحکہ خیز تھی۔ اس میں درجنوں ایسے نادر واقعات ملتے ہیں جن کے مطالعے سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور ضبط کرنے پر بھی ضبط نہیں ہوتی۔ پنجابی نبی کے حالات زندگی اور تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ وہ مرد تھا یا عورت؟ حیرانی ہوتی ہے کہ کیا لکھیں اور کیا کہیں؟ قارئین کرام خود ملاحظہ فرمائیں:

❑ ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی)

اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوباشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے۔ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور لغو عقیدہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ زبان دراز سے نہیں سنا گیا۔ مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

❑ ''اُس (خدا) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ

براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے، مریم کی طرح عیسیٰؑ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخرکئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

❑ "خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ رُوح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ **فاجاء ها المخاض الی جذع النخلة قالت یالیتنی مت قبل هذا و کنت نسیامنسیا.** یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردِ زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔"

(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی)

دردِ زہ عورتوں کو ہوتی ہے۔ کیا کوئی قادیانی یہ بتانے کی زحمت گوارا کرے گا کہ کون سے زمانہ میں مرزا قادیانی پر نسوانیت غالب آئی اور وہ دردِ زہ سے کانکھتے رہے؟

اللہ تعالیٰ کے چار فرشتے بہت زیادہ مشہور ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہر جاندار کی روح قبض کرنا ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمہ ہواؤں اور بارشوں کا نظام سپرد ہے، حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ روزِ قیامت صور پھونکنا ہے جس سے پوری کائنات درہم برہم ہوجائے گی اور زمانہ آخرت شروع ہوجائے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی نبوت و رسالت) لے کر تمام انبیاء و رسل تک پہنچاتے رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت اور رسالت ختم ہوگیا اور وحی کا دروازہ بھی۔ لہٰذا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی (اللہ کے نبیوں پر وحی پہنچانا) بھی ختم ہوگئی۔ ان چاروں فرشتوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو اپنے اپنے فرائضِ منصبی انجام دے رہے ہیں۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت کا ہمیشہ یہ دعویٰ رہا ہے کہ ان پر بھی فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ کہاوت مشہور ہے: جیسی روح، ویسے فرشتے!! یہ ضرب المثل جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا

قادیانی پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی ایک مخبوط الحواس اور مضحکہ خیز شخصیت کا مالک تھا، اس کے نام نہاد فرشتے (خیراتی، مٹھن لال، درشنی وغیرہ) بھی ایسی ہی خصلت رکھتے تھے۔ آیئے! ملتے ہیں مرزا قادیانی کے ایک ''خصوصی'' فرشتے سے۔ مرزا قادیانی کے ایک خاص فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی تھا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 332، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346 از مرزا قادیانی)

جب قادیانیوں سے اس کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ ''ٹچ'' سے بنا ہے جس کا مطلب تیز رفتار ہے۔ یہ فرشتہ ٹچ کر کے مرزا قادیانی کا پیغام اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتا ہے اور ٹچ کر کے واپس آتا ہے۔ اب اگر کوئی مسلمان کسی قادیانی کو ازراہ مذاق ''ٹیچی ٹیچی'' کہتا ہے تو وہ غصہ سے آگ بگولا ہو جاتا ہے۔ کئی قادیانی اساتذہ نے طلبہ کی طرف سے بلیک بورڈ پر ''ٹیچی ٹیچی'' لکھنے یا کورس کے انداز میں با آواز بلند ٹیچی ٹیچی کہنے پر اپنے تبادلے کروا لیے ہیں۔ (آزمائش شرط ہے!) جس کی وجہ بظاہر ہمیں نظر نہیں آتی۔ حالانکہ انہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ مسلمان ان کے فرشتے کا نام لے رہے ہیں۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا وہ مرزا قادیانی کے فرشتے ٹیچی ٹیچی پر ایمان رکھتے ہیں؟ اگر وہ ایمان رکھتے ہیں تو پھر مسلمانوں کے ٹیچی ٹیچی کہنے پر وہ کیوں چڑتے ہیں؟؟ سچ کہا ہے کسی نے: جیسی روح ویسے فرشتے!

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس پر عربی، اردو، فارسی، انگریزی، پنجابی، عبرانی اور دوسری زبانوں میں وحیاں اور الہامات نازل ہوئے۔ اس کی بعض وحیاں اور الہامات اس قدر مضحکہ خیز اور مہمل ہیں کہ خود مرزا قادیانی کو بھی اس کی سمجھ نہیں آئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی وحی اور الہامات من جانب الرحمٰن تھے یا منجانب الشیطان؟

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

- ترجمہ: کیا میں تم کو بتادوں کہ شیطان کن پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جعل ساز بدکار (مرزا قادیانی ایسے جھوٹے مدعیان نبوت) پر اترا کرتے ہیں، جو سنی سنائی بات (اپنے پیروکاروں کے دلوں میں) ڈالتے ہیں اور ان سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔ (الشعرآء: 221 تا 223)

مرزا قادیانی خود بھی اس اصول کو مانتا ہے۔ ''واضح ہو کہ شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے۔''

(ضرورۃ الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے چند شیطانی الہامات ملاحظہ فرمائیں:

ربنا عاج، ھوشعنا نعسا، پلاطوس، پیٹ پھٹ گیا، تائی آئی، عثم عثم عثم، پٹی پُٹی گئی، واللہ، واللہ، سدھا ہویا اولا، کچلہ کونین فولاد، تین استرے، پیٹ پھٹ گیا، خاکسار پیپر منٹ۔

I Love you, He halts in the Zillah Peshawar

مرزا قادیانی کے خدا کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ضلع کی انگریزی Zilla نہیں بلکہ District ہوتی ہے۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات از مرزا قادیانی)

بڑے بڑے مستند ڈاکٹروں اور حکیموں کا کہنا ہے کہ مراق یا ہسٹریا ایسا موذی مرض ہے کہ یہ جسے لاحق ہو جائے وہ خود کو مافوق الفطرت چیز سمجھنے لگتا ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی مختلف دائمی بیماریوں کا ''موبائل ہسپتال'' تھا۔ ان میں مرگی، مراق اور ہسٹیریا سرفہرست ہیں۔ ڈاکٹروں کے بقول مراق کے اسباب میں سب سے بڑا سبب ورثہ میں ملا ہوا طبعی میلان ہے۔ جب کسی خاندان میں اس مرض کی ابتدا ہو جائے تو پھر یہ اگلی نسل میں منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔ یہ مرض تیز سودا جو معدہ میں جمع ہوتا ہے، سے پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہو جاتا ہے، اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں جس سے مریض میں احساس برتری کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ہر ایک بات میں مبالغہ آرائی کرتا ہے۔ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب دان سمجھنے لگتے ہیں اور بعض میں یہ بیماری یہاں تک ترقی کر جاتی ہے کہ مراقیوں کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ ملائکہ میں سے ہیں۔ پھر وہ نبوت اور معجزات کے دعوے کرنے لگتے ہیں، خدائی کی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔ معروف قادیانی ڈاکٹر شاہنواز کا کہنا ہے:

❑ ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔''

(ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز قادیان اگست 1926ء)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

❑ ''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ''میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی

علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا، ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیر ذالک۔"

(سیرۃ المہدی حصہ دوم، صفحہ 55، روایت نمبر 369، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

آنجہانی مرزا قادیانی ایک متلون مزاج اور مخبوط الحواس شخص تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں اتنے مضحکہ خیز دعوے کیے، اگر انھیں یکجا کر دیا جائے تو اچھی خاصی ضخیم کتاب تیار کی جاسکتی ہے۔ اس کے دعوؤں سے خود اس کے اپنے ماننے والے بھی پریشان و حیران ہیں۔ بقول شخصے مرزا قادیانی نے شاید بچپن میں اتنی چڑیاں نہ تبدیل کی ہوں جتنے اس نے دعاوی کیے ہیں۔ جس طرح گرگٹ اپنا رنگ بدلتا اور چھلاوا اپنی ہیئت تبدیل کرتا ہے، اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی ہر روز ایک نیا دعویٰ کر کے بڑی عیاری سے اپنا بہروپ بدلا۔ اس کے تقریباً 100 سے زائد مختلف دعوے ہیں۔ اس نے عالم سے مناظر، مناظر سے محدث، محدث سے مہدی، مہدی سے مسیح موعود سے نبی، نبی سے خدا اور خدا کے بعد نجانے کیا کیا سوانگ رچائے کہ ؎ 'ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے' والا معاملہ ہے۔ کبھی کہا کہ میں خدا کا بروز اوتار ہوں، کبھی کہا کہ میں خود خدا ہوں، کبھی کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں، کبھی کہا کہ میں خدا کا باپ ہوں، کبھی کہا کہ میں خدا کی بیوی ہوں، کبھی کہا کہ میں کرشن ہوں، کبھی کہا کہ میں آریوں کا باپ ہوں، کبھی کہا کہ میں آدم ہوں، احمد ہوں، مریم ہوں، موسیٰ ہوں، عیسیٰ ہوں، داؤد ہوں، کبھی کہا کہ میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں، کبھی کہا کہ میں رحمت للعالمین ہوں۔ کبھی کہا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ (**نعوذ باللہ من تلک الھفوات و الخرافات**)۔ علمی قابلیت ایسی کہ 'امیر الجہلا' تھا۔ عربی میں ایک خطبہ لکھا جسے وہ الہامی کہتا تھا۔ یہ خطبہ فحش اغلاط کا نادر نمونہ ہے۔ وہ ماہ صفر کو اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ کہتا تھا، ہفتہ کے دنوں میں چوتھے دن کو چار شنبہ کہتا تھا۔ ماہ جون کو 31 دنوں کا کہتا۔ مرزا قادیانی آج زندہ ہوتا تو ہالی وڈ کا معروف مزاحیہ اداکار Mr. Bean اُسے دیکھ کر اپنا سر پیٹ کر رہ جاتا۔

نبوت کی شرائط میں ہے کہ نبی انتہائی بہادر اور نڈر ہوتا ہے۔ وہ فولادی اور مضبوط اعصاب کا مالک ہوتا ہے۔ وہ اسباب پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتا ہے۔ اس کی شجاعت و بہادری کے قصے زبان زد عام ہوتے ہیں۔ وہ ایسے ایسے جانگسل کارنامے

سرانجام دیتا ہے کہ اپنے تو اپنے مخالفین بھی عش عش کر اٹھتے ہیں۔ لیکن خفقان زدہ قادیان کا جھوٹا مدعی نبوت و رسالت مرزا قادیانی انتہائی بزدل، کمزور دل اور ڈرپوک شخصیت کا مالک تھا۔ مگر اُسے شیخ چلی کی طرح بہادر بننے کا بہت شوق تھا۔ مراق اور مالیخولیا کے بخارات جب اس کے دماغ کو چڑھتے تو وہ خبطِ عظمت میں مبتلا ہو جاتا اور اسے جو بھی نام یا خطاب یاد آ جاتا، اسے الہام کا جامہ پہنا کر اپنے او پر فٹ کر لیتا۔ ایسے ہی ناموں میں ان کا ایک نام ''امین الملک جے سنگھ بہادر'' بھی ہے۔ شاید اس نے اپنا یہ نام آئینہ دیکھ کر رکھا ہو۔ مرزا قادیانی ایک جگہ لکھتا ہے:

❑ ''اور اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا، اگر چہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں''۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 179 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی اپنے بہادر ہونے کے سلسلہ میں لکھتا ہے:

❑ ''اور ہم ایسے نہیں ہیں کہ کوئی موت ہمیں خدا کی راہ سے ہٹا دے اور اگر چہ خدا کی راہ میں ہم مجروح ہو جائیں یا ذبح کیے جائیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 321 از مرزا قادیانی)

❑ ''ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے، بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 286 طبع جدید از مرزا قادیانی)

ایک موقع پر مرزا قادیانی پر اعتراض ہوا کہ آپ نے کبھی حج یا عمرہ نہیں کیا۔ اگر آپ مسیح موعود ہیں تو آپ حج کے لیے کیوں نہیں جاتے؟ تو اس نے جواب میں کہا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موقع پر لوگ مجھے قتل کر دیں۔ لہٰذا جان بچانی فرض ہے۔ مزید کہا:

❑ ''تمام مسلمان علماء اوّل ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 248، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے مجاہد ختم نبوت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو مناظرے کا چیلنج دیا تو پیر صاحب نے اس چیلنج کو مرزا قادیانی کی تمام شرائط پر قبول کر لیا۔ لیکن جب مرزا قادیانی کو پتہ چلا کہ جناب پیر صاحب مناظرہ کے لیے لاہور تشریف لا رہے ہیں تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور مقررہ تاریخ کو وہ اس مناظرہ میں نہ آیا اور پیٹھ دکھا کر بھاگ گیا۔ بعد میں اس نے مندرجہ ذیل عذر کیا:

- ’’اور میں بہرحال لاہور پہنچ جاتا مگر میں نے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں۔ اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستوں کی طرح گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کررہے ہیں کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ تو اس صورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کس طرح مناسب ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 461 طبع جدید از مرزا قادیانی)

لعنت کے معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونے کے ہوتے ہیں۔ لعنت جس قدر بری چیز ہے، اس قدر اس کے کرنے پر پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں۔ کسی مسلمان پر لعنت کرنا حرام ہے۔ حضرت ابودرداؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ’’جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، جس پر آسمان کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں (یعنی زمین اس لعنت کو قبول نہیں کرتی) پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے، جب کہیں اس کو راستہ نہیں ملتا تو جس پر لعنت کی گئی ہے، اس کے پاس پہنچتی ہے۔ اگر وہ واقعی لعنت کا مستحق ہے تو اس پر پڑتی ہے ورنہ پھر کہنے والے پر پڑ جاتی ہے۔‘‘ (ابوداؤد) ایک اور موقع پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ’’مسلمان کو لعنت کرنا قتل کرنے کے مترادف ہے۔‘‘ (اور قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے بلکہ قرآن مجید کے مطابق ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے)۔ جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنے مخالفین کی تنقید پر فوراً طیش میں آجاتا، آنکھیں سرخ اور منہ میں جھاگ آجاتی اور پھر وہ اپنے مخالفین کو دل بھر کر ٹکسالی زبان میں گالیاں دیتا اور اندھا دھند لعنت بازی کی کلاشنکوف چلا دیتا۔

مرزا قادیانی کی ذہنی کیفیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس نے کسی پر لعنت ڈالی تو بجائے یہ کہنے کے کہ تجھ پر ہزار لعنت ہو یا تحریری طور پر اسے اس طرح لکھ دیتا مگر اس نے باقاعدہ لعنت نمبر 1، لعنت نمبر 2، لعنت نمبر 3 .... لعنت نمبر 1000 تک لکھ دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قادیانی ذریۃ البغایا اسے سلطان القلم کہتی ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ براہ کرم یہ اصل حوالہ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(نور الحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

❑ ''یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔''

(نزول المسیح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی)

تاویلات کے گورکھ دھندے کا دوسرا نام ''قادیانیت'' ہے۔ مرزا قادیانی، اس کے جانشین اور قادیانی مربیان بلاشبہ تاویل کے ہنر میں باکمال بازی گر ہیں۔ مگر افسوس! یہ نیا علم الکلام، یہ جدید لغت، روایتی عقیدت مندوں کے ذہنی اطمینان کے لیے ہی اکسیر ثابت ہوسکتا ہے۔ جو شخص معروضی اساس پر اس بھان متی کے کنبے کو دیکھتا ہے تو وہ اپنی بے ساختہ ہنسی ضبط نہیں کرسکتا۔ یوں دیکھا جائے تو مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے فکری آفاق بڑے ہی محدود واقع ہوئے ہیں۔ علمی لحاظ سے ''قادیانیت'' کا پیڈسٹل بڑا ہی مختصر اور بہت ہی کم تر ہے۔ سچ کہا گیا ہے: صدرہ پڑھ کر بھی احمق رہے۔ اس تناظر میں قادیانی ڈکشنری کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیے:۔

مرزا قادیانی کے نزدیک یلاش سے مراد اللہ تعالیٰ، محدث سے مراد نبی، دجال سے مراد بااقبال قومیں، دجال کے گدھے سے مراد ریل گاڑی، دمشق سے مراد قادیان، مقام لد سے مراد لدھیانہ، مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی عبادت گاہ، جہنم سے مراد طاعون، زرد کپڑے سے مراد بیماری، حضرت مریم سے مراد مرزا قادیانی، فرعون سے مراد محمد حسین بٹالوی، ہامان سے مراد سعداللہ، دابۃ الارض سے مراد طاعون کا کیڑا، یاجوج و ماجوج سے مراد انگریز اور روس، جنگ یا جہاد سے مراد زبانی مباحثات، موت سے مراد فتح، کدعہ سے مراد قادیان اور لیلۃ القدر سے مراد نصرت جہاں بیگم ہے۔ (**نعوذ باللہ من تلک الھفوات و الخرافات**)

انسان میں جتنی اخلاقی برائیاں ہوسکتی ہیں ان میں سب سے زیادہ بری اور خطرناک برائی جھوٹ ہے کیونکہ یہ برائی ہر قسم کی قولی و عملی برائیوں کی جڑ ہے۔ یہ صرف ایک اکیلی برائی نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ سے جھوٹے میں بیسیوں قسم کی دوسری برائیاں بھی لازمی طور سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ قادیان کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا قادیانی کذابوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ اس نے جھوٹ کو اپنی فطرت ثانیہ بنا لیا تھا۔ وہ اپنی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کے لیے ہر روز ایک نیا جھوٹ تراشتا اور پھر اسے ثابت کرنے کے لیے مزید کئی جھوٹ بولتا۔ قہر خدا کا کہ مرزا قادیانی انتہائی بے باکی سے خدا، رسول اور آسمانی کتابوں کے بارے میں بھی جھوٹ و غلط بیانی سے کام

لیتا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ اس کی سرشت میں سرایت کر گیا ہے۔ آیئے پہلے جھوٹ نہ بولنے کے بارے میں اس کے ''اقوال زریں'' پر ایک نظر ڈالتے ہیں اور بعدازاں اس کے ''سفید جھوٹ'' ملاحظہ کرتے ہیں:

- ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمۂ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)
- ''جھوٹ بولنے سے بدتر دُنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459 از مرزا قادیانی)

- ''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)

- ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)

- ''وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔''

(شحنۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی)

- ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی اپنے متعلق لکھتا ہے:

- ''کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے۔''

(ایام الصلح ص 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 ص 394 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے یہ صریحاً جھوٹ بولا ہے۔ خود مرزا قادیانی کا اعتراف موجود ہے کہ اس نے عربی، فارسی، قواعد، صرف ونحو، حکمت اور منطق وغیرہ کی تعلیم فضل الٰہی، فضل احمد اور گل علی شاہ نامی استادوں سے حاصل کی۔ (کتاب البریہ حاشیہ ص 163,162 مندرجہ روحانی

خزائن جلد 13 ص 180،181 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی بڑے وثوق کے ساتھ کہتا ہے:

❑ ’’تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔‘‘

(ازالہ اوہام [حاشیہ] حصہ اوّل صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریر سے قرآن مجید میں اس آیت کی نشاندہی کریں جس میں قادیان کا لفظ آیا ہے؟؟؟

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

❑ ’’اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔‘‘

(تحفہ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 97،98 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے حالات زندگی پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی والدہ کا نام مریم نہیں بلکہ چراغ بی بی تھا۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ قرآن مجید کی اس آیت کی نشاندہی کریں جس میں اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو ابن مریم کہا ہو؟؟؟

ایک دفعہ مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ وہ ’’براہین احمدیہ‘‘ کے نام سے 50 جلدیں لکھے گا۔ لہٰذا اس سلسلہ میں اس کی مالی معاونت کی جائے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق لوگوں نے پچاس جلدوں کی اشاعت کی رقم پیشگی بھجوادی۔ مرزا قادیانی کی طرف سے 5 جلدیں مکمل ہونے پر اعلان کردیا کہ چونکہ 5 اور 50 میں صرف صفر کا فرق ہے، اس لیے پانچویں جلد کے ساتھ ہی ان کا پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ پورا ہوگیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9 از مرزا قادیانی) عجیب بات ہے کہ جس کتاب میں حقیقت اسلام ثابت کرنے کے لیے 300 دلائل ہونا تھے، اس میں صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی، اور وہ بھی نامکمل (سیرت المھدی جلد اوّل صفحہ 111،112 از مرزا بشیر احمد ایم اے) پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا گیا تھا مگر صرف 5 جلدیں تحریر کیں۔ قادیانی بتائیں کیا یہ فراڈ نہیں ہے؟ کیا یہ کاروبار اخلاقیات کے عین مطابق ہے؟ اگر یہ نوسر بازی نہیں ہے تو کیا وہ یہ پسند کریں گے کہ وہ کسی کو 50 روپے دیں اور انھیں واپسی صرف 5 روپے کی ہو؟ اور جواباً کہا جائے کہ 5 اور 50 میں کوئی فرق نہیں

انبیاء کرام انسانوں میں اللہ تعالیٰ کا بہترین انتخاب ہوتے ہیں۔ انہیں نبوت و رسالت ایسے عظیم ترین منصب سے سرفراز اور ممتاز کیا جاتا ہے۔ وہ عنداللہ بے حد مقبول اور محبوب ہوتے ہیں۔ ان کا مقام و مرتبہ پوری انسانیت میں سے بلند ہوتا ہے۔ انہیں جہاں دیگر اعلیٰ ترین اوصاف حمیدہ سے نوازا جاتا ہے، وہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ انبیاء کرام کی صحت نہایت قابل رشک ہوتی ہے کیونکہ بارِ نبوت اٹھانے اور نباہنے کے لیے ان کا تندرست اور صحت مند ہونا لازمی امر ہے۔ وہ کسی خاص مرض کا نشانہ نہیں بنتے۔ اس کے برعکس آنجہانی مرزا قادیانی پوری زندگی جسمانی اور دماغی بیماریوں کا شکار رہا۔ وہ بیمار نہیں بلکہ ''بیماری'' تھا۔ اسے لاحق چند پیچیدہ امراض کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

تشنج دل (ضمیمہ اربعین نمبر 3 نمبر 4 ص 4 خزائن ص 471 ج 17) تشنج اعصاب (سیرۃ المہدی ص 13 ج 1) دق (حیات احمد جلد دوم نمبر اوّل ص 79 یعقوب علی) سل (سیرۃ المہدی ص 42 ج 1 بدر جون 1906ء) مراق (سیرۃ المہدی ص 55 ج 2 بدر جون 1906ء) ہسٹیریا (سیرۃ المہدی ص 13 ج 1 ص 55 ج 2) دماغی بے ہوشی (الحکم 21 مئی 34ء) غشی (سیرۃ المہدی ص 13 ج 1) سوسو بار پیشاب (ضمیمہ اربعین ص 4 نمبر 4) کثرت اسہال (نسیم دعوت ص 68) دل و دماغ سخت کمزور (تریاق القلوب ص 35) قولنج زحیری (تریاق القلوب ص 334) ذیابیطس (نزول المسیح ص 209 حاشیہ) شدید دردسر جس کا آخری نتیجہ مرگی (حقیقۃ الوحی ص 363) حافظہ نہایت ابتر (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص 3 و ص 21) حالت مردمی کالعدم (تریاق القلوب ص 35) سستی نامردی (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص 14)

25 مئی 1908ء کو مرزا قادیانی کے عبرتناک انجام کا آغاز ہوا۔ اسی دن شام کھانے کے بعد اس کی حالت اچانک بگڑنے لگی۔ اسے مسلسل اسہال شروع ہوگئے۔ ایک دو دفعہ رفع حاجت کے لیے لیٹرین گیا، بعد ازاں ضعف کی وجہ سے نڈھال ہوگیا۔ اس کے جسم کا پانی اور نمک ختم ہوگیا تھا۔ بلڈ پریشر کم ہونے سے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔ آنکھیں اندر کو دھنس گئیں اور نبض اتنی کمزور ہوگئی کہ محسوس کرنا مشکل ہوگئی۔ پھر دست آیا تو چارپائی سے بڑی مشکل سے اٹھا تو چارپائی پر گر گیا۔ ضعف اتنا تھا کہ وہ پشت کے بل چارپائی پر گر گیا اور اس کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔ بعد ازاں ایک اور دست آیا تو بستر پر ہی نکل گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے قے ہونا شروع ہوگئیں۔ اس سے پہلے اسے الہام ہو چکا تھا کہ 'ہیضہ کی آمدن

ہونے والی ہے۔' (تذکرہ ص 614) بقول حکیم نورالدین ''معدہ کے اندر کی تمام سوزشیں، آنتوں کی سوزشیں اور پیٹ کی جھلیوں کی سوزشیں قے کا باعث بنتی ہیں۔ ہیضہ کی صورت میں جب آنتیں متاثر ہوتی ہیں تو قے کے ساتھ اسہال ہوتے ہیں۔ قے کا آنا بذاتِ خود کوئی بیماری نہیں بلکہ یہ متعدد بیماریوں کی علامت ہے۔ آنتوں کے فالج اور رکاوٹ میں غذا ہی قے کا باعث بنتی ہے۔ کھانے کے فوراً بعد شراب یا افیون کے استعمال سے بھی قے ہوتی ہے۔ اگر اسہال کے ساتھ قے بھی شامل ہو تو مرض اسہال کے بجائے ہیضہ بن جاتا ہے۔'' (بیاض نورالدین ص209) مرزا قادیانی اپنی تحریروں میں ہیضے کو قہر الٰہی کا ایک نشان قرار دیتا تھا جو گستاخوں پر بطور عذاب نازل ہوتا ہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ مرزا قادیانی کا جو مباہلہ یا مباحثہ ہوا تھا، اس میں بھی اس نے یہی بددعا کی تھی کہ جو کاذب اور جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو جائے گا۔ ان دونوں میں جسے بھی موت آئے، وہ قتل کی روح سے نہیں بلکہ وہ کسی مہلک بیماری جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ میں ہلاک ہوگا۔ ان باتوں کا مرزا قادیانی کو الہام بھی ہو گیا تھا۔ مرزا قادیانی اپنی دعا کے تقریباً 13 ماہ اور بارہ دن بعد ہیضہ کی بیماری سے آنجہانی ہو گیا جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس دعا کے تقریباً چالیس سال بعد (پاکستان بننے کے بعد) 15 مارچ 1948ء میں اللہ کو پیارے ہوئے۔

مسلسل اسہال اور قے کی وجہ سے مرزا قادیانی کے جسم، بستر اور کمرے میں سخت بدبو اور تعفن پھیل گیا تھا۔ اس کی حالت دگرگوں ہو گئی اور نورالدین کو بلانے کے لیے کہا۔ حکیم نورالدین آیا تو مرزا قادیانی نے اسے کہا ''مجھے اسہال کا دورہ ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوائی تجویز کریں۔'' (ضمیمہ الحکم 28 مئی 1908ء) حکیم نورالدین نے چند مقوی ادویات کھانے کو دیں مگر مرزا قادیانی نے قے کر دیں۔ اس کے بعد اس کی نبض ڈوبنے لگی۔ منہ سے اول فول بکنے لگا، آنکھیں پتھرا گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک انگریز ڈاکٹر آیا، اس نے ایسی دوا دے دی کہ نجاست کا رخ جو نیچے کی طرف تھا، اوپر کو ہو گیا۔ بعض عینی شاہدین کے مطابق مرزا قادیانی کے منہ اور مقعد سے پاخانہ نکل رہا تھا۔ ایسی ہی بھیانک حالت میں مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو صبح ساڑھے دس بجے جہنم واصل ہو گیا۔ بعد ازاں لاش بذریعہ مال گاڑی قادیان براستہ بٹالہ لے جائی گئی۔ راستے میں اس کے طابوت پر اہل اسلام نے خوب کوڑا پاشی کی۔ مقام عبرت ہے۔

موت پاخانے میں پائی، حشر دوزخ میں ہوا
عہد نو کے مہدی موعود کی کیا شان ہے

پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے 7 ستمبر 1974ء کو متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد و نظریات کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن اس کے باوجود وہ سرعام اور مسلسل شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں۔ غیر مسلم ہونے کے باوجود وہ اپنے مذہب کو اسلام، اپنی عبادت گاہ کو مسجد، مرزا قادیانی کو نبی اور رسول، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کی بیٹی کو سیدۃ النساء، مرزا قادیانی کے خاندان کو اہل بیت، مرزا قادیانی کے دوستوں کو صحابہ کرام، قادیان کو مکہ مکرمہ، ربوہ کو مدینہ، مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث مبارکہ، مرزا قادیانی پر اترنے والی نام نہاد وحی کو قرآن مجید اور محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ چنانچہ 26 اپریل 1984ء کو حکومت نے ایک بڑے قانونی سقم کو دور کرتے ہوئے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر اور مخصوص القابات کے استعمال سے قانوناً روکا گیا۔ اس آرڈیننس کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا، اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتا اور اسلامی شعائر و القابات وغیرہ کا استعمال نہیں کر سکتا۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ 3 سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ آف پاکستان نے قادیانیوں کے خلاف اپنے تاریخی فیصلوں میں آنجہانی مرزا قادیانی کو جھوٹا، دھوکے باز اور بے ایمان قرار دیا ہے۔

(نوٹ) قارئین محترم! اس پمفلٹ میں زیادہ تر حوالہ جات ''تذکرہ'' اور ''سیرت المہدی'' نامی قادیانی کتب سے لیے گئے ہیں۔

''تذکرہ'' آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی پر اترنے والی خود ساختہ وحیوں اور الہامات کا مجموعہ ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک اس کی حیثیت نعوذ باللہ قرآن مجید جیسی ہے۔

''سیرت المہدی'' مرزا بشیر احمد ایم اے کی بدنام زمانہ تصنیف ہے۔ مرزا بشیر احمد، مرزا قادیانی کا منجھلا بیٹا ہے جسے مرزا نے ''قمر الانبیا'' قرار دیا تھا۔ اس کتاب میں مرزا بشیر احمد نے اپنے باپ مرزا قادیانی کے تمام حالاتِ زندگی اور ذاتی کردار تفصیلاً بیان کیا ہے۔ اس لیے اس کی تمام روایات قادیانیوں کے نزدیک مستند ہیں جن سے وہ انکار نہیں کر سکتے۔ قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) یہ حدیث اور سنت کی کتاب ہے، کیونکہ جو کچھ مرزا قادیانی نے کہا اور کوئی عمل کیا ہے، قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) حدیث و سنت کے زمرے میں آتا ہے۔ ہر قادیانی کے پاس ان دونوں کتب کا ہونا لازم ہے۔''

تصویر بولتی ہے!

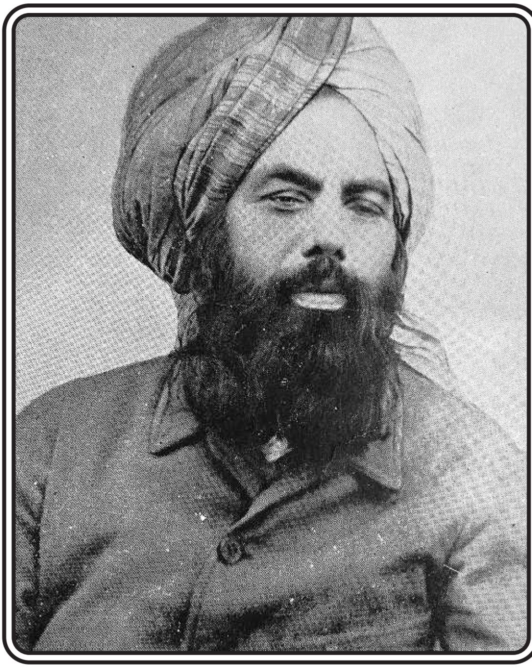

یہ آنجہانی مرزا قادیانی کی تصویر ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ (نعوذ باللہ) وہ نبی اور رسول ہے۔ آپ خود انصاف فرمائیں کہ کیا نبی اس شکل کے ہوتے ہیں جنہیں حق نے مبعوث کیا ہو؟ سچا نبی بے شمار اوصاف و خصائص اور منفرد کمالات و فضائل کا مالک ہوتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ انتہائی حسین و جمیل، وجیہہ اور صاحب جاہ ہوتا ہے۔ سچا نبی اگر اپنے حسن و جمال کی زکوٰۃ تقسیم کرے تو پوری کائنات صاحب نصاب ہو جائے۔ جبکہ جھوٹا مدعی نبوت مرزا قادیانی نہایت بدصورت، مکروہ شکل، پلید وجود اور کریہہ خدوخال کا مالک تھا، اتفاق سے چال چلن بھی ویسا ہی تھا۔ مرزا قادیانی کی تصویر ہی اس کے جھوٹا ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پر سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی

اپیل

قادیانی اپنے کفر و ارتداد پر مبنی لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اس سال دین اسلام کے ان لٹیروں نے 2 ارب 60 لاکھ روپے کی خطیر رقم اپنے اس قبیح دھندے کے لیے مختص کر دی ہے۔ قادیانی ہمارے نوجوانوں کو دام فریب میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ ان کا رشتہ سرکار دو عالم نبی مکرم ﷺ سے توڑ کر جھوٹے مدعی نبوت اور گستاخ رسولؐ آنجہانی مرزا قادیانی سے جوڑ رہے ہیں۔ لہٰذا اس نازک صورت حال سے نپٹنے کے لیے حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے مخیّر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس پمفلٹ کو چھپوا کر مفت تقسیم کریں تاکہ امت مسلمہ کی نئی نسل فتنہ قادیانیت سے آگاہ ہو سکے اور کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حشر کی ہولناکیوں میں شافع محشر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین) **نوٹ**: نئی کتابت کروانے کی کوئی ضرورت نہیں، بٹر پیپر پر عکس لے کر شائع فرمائیں۔

طالبِ شفاعت محمدی ﷺ بروزِ محشر

مولانا محمد اویس مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ

شیزان کا بائیکاٹ کیجئے

شیزان گستاخان رسول ﷺ مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر ربوہ جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 25 پیسے فی روپیہ ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہنواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ لہٰذا شیزان کی تمام تر مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں شیزان ریسٹورنٹ اور شیزان بیکرز کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی و ملی فرض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجئے۔ یہ آپ کی دینی غیرت و حمیت کا اوّلین تقاضا ہے۔

یہ پمفلٹ پڑھ کر اپنے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو مطالعہ کے لیے دے دیں۔ فتنہ قادیانیت سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے 5 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے لٹریچر ہم سے مفت حاصل کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب فون: **0333-6627272**

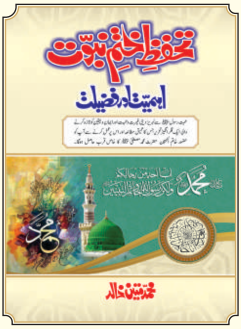
تحفظِ ختمِ نبوت
اہمیت اور فضیلت
محمد متین خالد

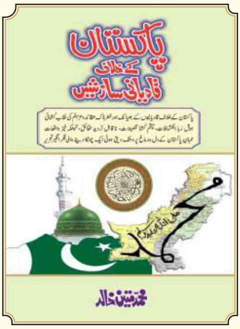
پاکستان
کے خلاف
قادیانی سازشیں
محمد متین خالد

غازی علم الدین شہید
محمد متین خالد

قادیانی عقائد
محمد متین خالد

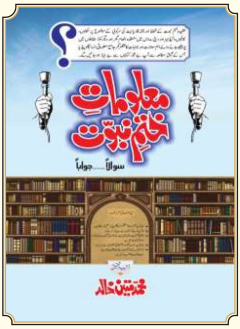
معلوماتِ ختمِ نبوت
سوالاً.....جواباً
محمد متین خالد

ہم تحفظِ ختمِ نبوت
کا کام کیسے کریں؟
فتنہ مرزائیت کے
خلاف کام کرنے والے کی
پشت پر نبی پاک ﷺ کا ہاتھ ہوتا ہے
محمد متین خالد

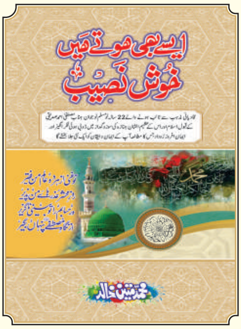
ایسے بھی ہوتے ہیں
خوش نصیب
محمد متین خالد

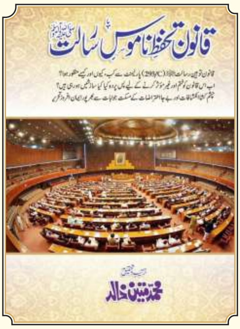
قانون تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ
محمد متین خالد

قادیانیت
آئین اور قانون کیا کہتا ہے؟
محمد متین خالد

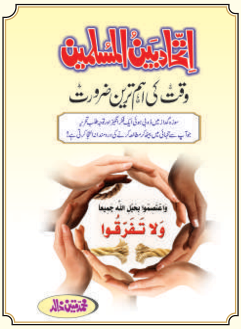
اتحاد بین المسلمین
وقت کی اہم ترین ضرورت
واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
ولا تفرقوا
محمد متین خالد

علامہ اقبال
اور
فتنۂ قادیانیت
محمد متین خالد

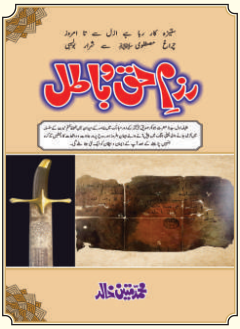
ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی
محمد متین خالد